کیا سرمہ لگانے اور آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(جدید انکشافات کی روشنی میں علمی تحقیق)

مفتی محمد ابراہیم القادری، سکھر

مسائل شرعیہ دو قسم کے ہیں بعض وہ ہیں جن کا مدار صرف اور صرف دلائل شرعیہ پر ہے اور بعض مسائل وہ ہیں جو طبی تحقیق پر مبنی ہیں اس قسم کے مسائل میں وہی رائے درست ہوگی جو طبی تحقیق کے موافق ہوگی اس کی مثال وہ مسئلہ مشہورہ ہے جو سیدنا امام ابوحنیفہ اور حضرت امام ابو یوسفؒ کے درمیان مختلف فیہ ہے کہ اگر کوئی شخص احلیل (عضو مخصوص کے سوراخ) میں تیل یا کوئی مائع چیز ٹپکائے تو روزہ ٹوٹے گا یا نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے۔ بعد میں آنے والے علماء نے لکھا ہے کہ ان دونوں اماموں کے درمیان یہ اختلاف ایک طبی مسئلہ پر مبنی ہے کہ آیا مثانہ اور پیٹ کے درمیان سوراخ ہے یا نہیں امام یوسف فرماتے ہیں کہ مثانہ اور پیٹ کے درمیان سوراخ ہے اس لئے وہ قطرات احلیل سے مثانہ میں آئیں گے اور مثانہ کے سوراخ سے گزر کر پیٹ میں پہنچ جائیں گے اور جو چیز خارج سے پیٹ میں منافذ طبعیہ کے ذریعہ پہنچے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اور امام اعظم فرماتے ہیں کہ مثانہ اور پیٹ کے درمیان سوراخ نہیں ہے اور جو پیشاب مثانہ میں جمع ہوتا ہے وہ کسی نالی سے مثانہ میں نہیں آتا بلکہ مسامات کے ذریعہ پہنچتا ہے لہٰذا احلیل میں ڈالے گئے قطرات مسامات سے پیٹ میں داخل ہوں گے۔ لہٰذا روزہ نہیں ٹوٹے گا اور طبی تحقیق اس بارے میں یہی ہے کہ پیٹ اور مثانہ کے درمیان کوئی سوراخ یا نالی موجود نہیں اگر یہ بات حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ پر واضح ہو جاتی تو ان کا مؤقف بھی وہی ہوتا جو سیدنا امام اعظم کا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

یہ نزاعی مسئلہ درمختار، شامی، عالمگیری، ہدایہ اور کتب متداولہ میں تفصیل سے مذکور ہے یہاں صرف ہدایہ کی عبارت نقل کی جاتی ہے:

ولو اقطر فی احلیله لم یفطر عندابی حنیفة وقال ابو یوسف یفطر و قول محمد مضطرب فیه فکانه وقع عنده ابی یوسف ان بیته بین الجوف منفذا ولهذا الیخرج منه البول ووقع ابی حنیفة ان المثانة بینهما حائل والبول یترشج و هذا لیس من باب الفقه

(ص ۲۰۰، ج ۱، مطبع مجتبائی)

ترجمہ: اگر روزہ دار نے اپنے احلیل میں کوئی چیز ٹپکائی امام ابوحنیفہ کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹا، اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ روزہ ٹوٹ جائے گا اور امام محمد کا قول مضطرب ہے گویا امام ابو یوسف کے یہاں یہ بات ثابت ہے کہ احلیل اور پیٹ کے درمیان راستہ ہے اس لئے اس سے پیشاب خارج ہوتا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ ان دونوں کے درمیان حائل ہے جس سے پیشاب رستا ہے اور یہ اختلاف فقہی نوعیت کا نہیں ہے۔

وهذا لیس من باب الفقه کے الفاظ لائق توجہ ہیں۔ **فکانه وقع** الخ کے تحت فتح القدیر میں ہے۔

یفید لاخلاف لو اتفقوا علیٰ تشریح هذا العضو۔

یعنی ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اگر اس عضو کی تشریح پر ہو جائیں تو ان دونوں میں اختلاف بھی باقی نہ رہے، میں ایک عرصے سے اسی قسم کے ایک مسئلہ میں متردد تھا جس کا ازالہ ماہر ڈاکٹر حضرات کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہ تھا۔ چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں اپنے شہر کے انتہائی قابل اعتماد اور اپنے شعبہ کے ماہر ڈاکٹر حضرات سے رجوع کیا اور اب بحمدہٖ تعالیٰ اس مسئلہ میں شرح صدر ہو جانے کے بعد اسے قارئین ''السعید'' کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

وہ مسئلہ یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں آنکھ یا کان میں اگر دوا ڈالی جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں۔ کتب فقہ میں جو بات مذکور ہے یہ ہے کہ آنکھ میں دوا یا سرمہ ڈالنے سے روزہ

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

نہیں ٹوٹتا اور کان میں تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مذہب مختار پر کان میں پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چنانچہ ہدایہ میں ہے:

(ولو اکتحل لم یفطر) لانه لیس بین العین والد ماغ منفذ والدموع یترشح کالعرق والداخل من المسام لا ینافی کما اغتسل بالماء البارد۔

ترجمہ: اور اگر روزہ دار نے سرمہ ڈالا تو روزہ نہیں ٹوٹا کیونکہ آنکھ اور دماغ کے بیچ میں راستہ نہیں اور آنسو پسینہ کی طرح رستے ہیں اور مسام سے داخل ہونے والی چیز روزہ کے خلاف نہیں جیسے روزہ دار (گرمیوں میں) ٹھنڈے پانی سے غسل کرے۔

اسی میں ہے

(ومن احتقن او استعط او اقطر فی اذنه اقطر) لقوله علیه الصلوٰة والسلام الفطر مما دخل ولو جود معنی الفطر وهو دخول مافیه صلاح البدن الی الجوف.

ترجمہ: جس نے حقنہ کرایا یا ناک سے دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا تو روزہ ٹوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ روزہ ان اشیاء سے ٹوٹتا ہے کہ جو داخل ہوں اور اس وجہ سے کہ روزہ ٹوٹنے کی علت پائی گئی ہے اور وہ پیٹ تک ایسی چیز کا داخل ہوتا ہے جو نافع بدن ہے۔

پھر اس کے متصل فرمایا:

ولو اقطر فی اذنه الماء او دخله لا یفسد صومه لانعدام المعنی والصورة بخلاف ما اذا دخله الدهن۔

ترجمہ: اور اگر کان میں پانی داخل کیا یا خود ہی داخل ہو گیا تو صورۃ و معنی مفطر نہ پائے جانے کی وجہ سے روزہ فاسد نہ ہوا بخلاف کان میں تیل چلے جانے کے۔

ہدایہ کی خط کشیدہ عبارت میں سرمہ وغیرہ ڈالنے کی صورت میں روزہ نہ ٹوٹنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ آنکھ میں ڈالی جانے والی دوا حلق میں مسامات سے جاتی ہے اور آنکھ اور حلق کے

درمیان کوئی نالی یا راستہ نہیں جس سے دوا حلق میں اترے۔ چونکہ فقہی عبارات میں مفہوم مخالف معتبر مانا گیا ہے اس لئے ہدایہ کہ اس استدلال سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آنکھ اور حلق کے درمیان منفذ ثابت ہو جائے تو آنکھ میں سرمہ یا دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

خاتم الفقہاء سیدی امام احمد رضا بریلوی نوراللہ مرقدہ روزہ کی حالت میں آنکھ میں سرمہ ڈالنے کے جواز میں فرماتے ہیں اور سرمہ بھی ہر وقت لگانے کی اجازت ہے اور لگا کر سو بھی سکتا ہے اور سونے سے کھکھار میں سرمہ کی رنگت آجائے تو کچھ حرج نہیں کہ یہ مسام سے پہنچا اور آنکھوں میں معاذ اللہ کان یا ناک سے سوراخ نہیں کہ ان میں داخل ہونا روزہ کو مضر ہو۔ فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۹۶ (سنی دارالاشاعت مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ آنکھ میں ناک کی طرح سوراخ ہیں تو اس میں سرمہ ڈالنا روزہ کے مضر ہوگا۔

اب یہ بات ثابت ہونا باقی ہے کہ آیا آنکھ اور کان میں دماغ یا حلق تک سوراخ ہیں یا نہیں ہمارے فقہاء الرحیم اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں جو کچھ لکھا اس وقت کی طبی تحقیق کی روشنی میں لکھا ان کے زمانہ کی طب آنکھوں میں منفذ یا راستہ دریافت نہ کر سکی تھی اور کان میں دماغ تک منفذ کی قائل تھی۔ لہٰذا انہوں نے آنکھوں میں دوا ڈالنا مفسد روزہ بتایا اور کان میں دوا ڈالنا غیر مفسد اور غیر مضر بتایا لیکن میڈیکل سائنس نے اس نظریہ کو مسترد کر دیا ہے اور یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ کان سے دماغ تک کوئی منفذ نہیں اور آنکھ میں منفذ ہے اب دماغ کان اور آنکھ ہر ایک کی میڈیکل سائنس کی روشنی میں تفصیل ملاحظہ ہو۔

کان: کان اور حلق کے درمیان کوئی راستہ یا سوراخ نہیں ہوتا کیونکہ درمیان میں کان کا پردہ حائل ہوتا ہے، تندرست کان میں دوا ڈالنے سے حلق میں نہیں جا سکتی کیونکہ اس پردہ میں مسام بھی نہیں ہیں۔ اگر کان کے پردہ میں زخم یا چوٹ لگنے سے سورخ ہو گیا ہے تو پھر کان میں دوا ڈالنے سے حلق میں جا سکتی ہے کان کے پردہ میں سوراخ کی علامت یہ ہے کہ کان سے پیپ آتی ہے اور کم سنائی دیتا ہے۔

آنکھ: آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر پلکوں کے پیچھے غدود ہوتے ہیں جن سے نمکین پانی ہر وقت ان کو نم

رکھنے کے لئے رستا رہتا ہے اور یہ پانی ناک کی طرف آنکھ کے کونے میں دو باریک سوراخوں کے ذریعہ مسلسل حلق میں پہنچتا رہتا ہے۔ قدرت کا یہ نظام آنکھ کو صاف رکھنے اور جراثیم سے بچانے کے لئے ہوتا ہے، آنکھ میں کوئی بھی دوا ڈالی جائے یا سرمہ لگایا جائے وہ ضرور اس پانی کے ذریعہ نالی کے راستے حلق میں جائے گا۔ دوا فوری طور پر جائے گی اور سرمہ آہستہ آہستہ جائے گا۔ دوائیوں کے مزے الگ الگ ہوتے ہیں، بعض دوائیں زیادہ کڑوی ہوتی ہیں اور بعض کم کڑوی ہوتی ہیں یا بے مزہ ہوتی ہیں اس لئے حلق بعض دواؤں سے کڑوا ہو جاتا ہے اور بعض سے نہیں ہوتا اسی طرح سرمہ کا مزہ ہلکا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ حلق میں پہنچتا ہے اس لئے اس کا مزا واضح نہیں ہوتا۔

دماغ: دماغ سے حلق تک یا کسی عضو سے دماغ تک کوئی راستہ نہیں ہے۔

یہ وہ طبی تحقیق ہے جو میں نے آنکھ کان، گلے کے ماہرین سے تحریری اور زبانی طور پر حاصل کی ہے اس تحقیق سے یہ باتیں سامنے آئیں (الف) کان اور حلق اسی طرح کان اور دماغ کے درمیان کوئی راستہ نہیں (ب) آنکھ اور حلق کے درمیان راستہ نہیں (ج) دماغ سے حلق تک کوئی راستہ یا سوراخ نہیں۔

اس تحقیق کی روشنی میں مسئلہ مشہورہ کے برعکس آنکھ میں دوا یا سرمہ ڈالنے سے رزہ ٹوٹ جائے گا اور کان میں کچھ بھی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اس پر ایک دلیل فقہاء کا بیان کردہ مشہور ضابطہ ہے جو کتب متداولہ میں مذکور ہے کہ باہر سے جو چیز منافذ معتادہ کے ذریعہ جائے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے چنانچہ ردالمختار میں نہر الفائق سے ہے:

والمضطر انما هو الداخل من المنافذ (ص ۱۳۴، ج ۲، مطبوعہ مصر)

یعنی وہی اشیاء روزہ توڑتی ہیں جو منافذ (طبعی راستوں) سے داخل ہوں۔

دوسری دلیل:

وہ حدیث ہے جو ابھی ہدایہ سے گزری یعنی الفطر مما دخل روزہ ان چیزوں سے ٹوٹتا ہے جو باہر سے اندر جائیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

اس حدیث کو مسند ابی یعلی میں مرفوعاً اور بخاری شریف میں حضرت ابن عباس اور حضرت عکرمہ سے موقوفاً روایت کیا گیا ہے۔ اس طرح ابن ابی شیبہ اور امام عبدالرزاق نے حضرت ابن عباس سے موقوفاً روایت کی ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح القدیر، ص۲۷، ج ۲۔

یہاں مسند ابی یعلی کی روایت بہ طریق ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقل کی جاتی ہے:

دخل علیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا عائشة هل من کسرة فاتیته بقرص فوضعه علیٰ فیه فقال یا عائشة هل دخل بطنی منه بشی کذالک قبلة الصائم انما الا فطار مما دخل ولیس مما خراج راز (فتح القدیر، ص۲۷، ج ۲)

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ (کپڑے یا روئی وغیرہ کا) کوئی ٹکڑا ہے تو میں نے روٹی کی ٹکیہ حاضر خدمت کی جسے سرکار نے اپنے منہ پر رکھا اور فرمایا اے عائشہ کیا اس میں سے کچھ میرے پیٹ میں داخل ہوا ہے روزہ دار کے بوسہ لینے کا بھی یہی حال ہے۔

روزہ داخل ہونے والی چیزوں سے ٹوٹتا ہے نکلنے والی چیزوں سے نہیں ٹوٹتا۔ اب یہ خلاصہ تحریر کے طور پر اس حدیث اور فقہاء کے بیان کردہ ضابطہ مشہورہ سے مستفاد بعض مسائل لکھے جاتے ہیں اور قارئین کی توجہ چند دیگر جدید مسائل کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔

(۱) منافذ طبعیہ صرف منہ، ناک، دبر، عورت کا قبل ہی نہیں بلکہ ان میں آنکھ بھی داخل ہے اور کان خارج ہے۔

(۲) یا عائشہ ھل دخل بطنی منی بشی کے الفاظ حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ توڑنے میں اصل کردار پیٹ کا ہے جو چیز پیٹ میں جائے گی روزہ توڑے گی اور فقہاء نے جو دماغ کے اندر دوا پہنچنے کو مفسدِ روزہ قرار دیا ہے ان کے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ دماغ سے حلق تک راستہ ہے جس کی وجہ سے انہوں نے دماغ کو پیٹ ہی کا حصہ قرار دیا۔ چنانچہ بدائع صنائع (ص ۹۳، ج ۲، دارالکتاب العربی لبنان، بیروت) میں ہے:

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابو زرعہ)

ما وصل الى الجوف او الدماغ من المخارق الا صليت كالانف والاذن والدبريان استعط او احتقن او اقطر في اذانه فوصل الى الجوف او الى الدماغ فسد صومه اما اذا وصل الى الجوف فلا شک فيه لوجود الا كل من حيث الصورت و كذا اذا وصل الى الدماغ لانه له منفذ الى الجوف فكانه بمنزلة زاوية من زوايا الجوف۔

ترجمہ: جو چیز پیٹ یا دماغ تک منافذ اصلیہ جیسے ناک، کان اور دبر کے ذریعہ پہنچی مثلاً کسی نے ناک سے دوا چڑھائی یا حقنہ کرایا یا کان میں تیل ٹپکایا پھر وہ پیٹ یا دماغ تک پہنچ گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا جب پیٹ میں کوئی چیز پہنچی تو روزہ ٹوٹنے میں اس لئے شبہ نہیں کہ صورۃ وحِسًا کھانا پایا گیا، اسی طرح جب چیز دماغ تک پہنچی (تو روزہ ٹوٹے گا) کیونکہ دماغ سے پیٹ تک راستہ موجود ہے، گویا کہ دماغ پیٹ ہی کا ایک حصہ ہے۔ اب جبکہ یہ نظریہ مسترد ہو چکا ہے تو لازمی طور پر شرعی حکم بھی بدل جائے گا لہٰذا اگر خدانخواستہ کسی کے سر پر دماغ تک زخم ہو اور دماغ تک پہنچ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۳) آنکھ میں دوا یا سرمہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا آنکھوں کے مریضوں کو چاہئے کہ ماہِ رمضان میں اوقات افطار وسحر کے درمیان آنکھوں میں دوا نہ ڈالا کریں اور اگر ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق وقفہ وقفہ سے دوا ڈالنا ضروری ہو تو مریض اس دن روزہ نہ رکھے اور اگر روزہ رکھ لیا تو دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا جس طرح شدید بیمار شخص ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق روزہ کی حالت میں دوا کھالے تو روزہ ضرور ٹوٹے گا، معذوری و مجبوری اس کے صرف اس قدر کام آئے گا کہ ایسی حالت میں دوا کے استعمال سے وہ گناہگار نہیں ہوگا۔

(۴) روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈالنے سے صرف قضا لازم آئے گی یعنی اس کے بدلہ میں رمضان کے بعد ایک روزہ یا جس قدر روزے توڑے، رکھنے ہوں گے۔

(۵) وضو غسل کے دوران آنکھ میں پانی چلا جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے احتراز مشکل ہے اور شریعت مطہرۃ میں جن چیزوں سے بچنا مشکل ہو وہ معاف ہوتی ہیں جیسے روزہ

دار کے منہ یا ناک میں دھواں غبار جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۶) کان میں دوا، پانی، تیل ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں جس کے کان کے پردہ میں سوراخ ہو وہ ان چیزوں کے ڈالنے سے احتراز کرے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۷) اگر کسی شخص کے بدن سے خون نکل آیا یا میڈیکل ٹیسٹ کے لئے خون نکلوایا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے اور پچھنے لوگانے سے مقصود خون کا نکلوانا ہی ہوتا ہے اور اس کی دلیل گزشتہ حدیث میں ہے کہ **الفطر مما دخل لا مما خرج۔**

(۸) دمہ کا مریض روزہ کی حالت میں ان ہیلر کا استعمال نہ کرے کیونکہ ان ہیلر سے استعمال کے وقت پریشر کے ساتھ فوارہ کی شکل میں گیس اور مائع دوا کے اضرار خارج ہوتے ہیں جو حلق سے اتر کر پھیپھڑوں کی نالیوں میں پہنچتے ہیں جس سے پھیپھڑوں کی تنگ نالیاں کھل جاتی ہیں اور دمہ کا مریض آسانی سے سانس لینے لگتا ہے چونکہ اس عمل سے دوا حلق سے نیچے اتر جاتی ہے اس لئے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر دمہ اس اسٹیج پر پہنچ چکا ہے کہ مریض کو رمضان کے دنوں میں بھی ان ہیلر کے استعمال کے بغیر چارہ نہیں تو ایسی حالت میں مریض روزے نہ رکھے جب ٹھیک ہو جائے تو ان ایام کی قضا رکھ لے اور اگر ٹھیک ہونے کی امید نہیں رکھتا تو چھوڑے ہوئے روزوں کا فدیہ ادا کر دیا کرے۔

ایک روزہ کا فدیہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔

(۹) معدہ کے السر وغیرہ کی صورت میں بسا اوقات مریض کو انڈوسکوپی کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے، ڈاکٹر مریض کے منہ کے راستے سے ایک نلکی جسے انڈوسکوپ کہا جاتا ہے معدہ تک پہنچاتا ہے اس نلکی کے سرے پر ایک چھوٹا سا کیمرہ نصب ہوتا ہے اس حصہ پر مرہم لگایا جاتا ہے۔ نلکی ڈالنے سے پہلے مریض سے ایک مخصوص دوا کے غرارے کرائے جاتے ہیں جس سے اس کا گلہ سن ہو جاتا ہے اور آخری دفعہ اسے گھونٹ دو گھونٹ دوا حلق سے اتارنی بھی ہوتی ہے۔ روزہ کی حالت میں انڈوسکوپی کرائی گئی ہے تو اس کا ثبوت واضح ہے کہ روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ اگر اس سلسلے میں میڈیکل سائنس مزید ترقی کرے اور انڈوسکوپی کے لئے نلکی پر دوا لگانے کی ضرورت پڑے اور نہ ہی حلق سے اتارنے اور غرارہ کرنے کی حاجت پیش آئے تو

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

اس کا شرعی حکم کیا ہے ہمارے فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کی یہ کھلی کرامت ہے کہ انہوں نے آج سے صدیوں پہلے اپنی تصانیف میں فرضی صورتوں کے احکام ارشاد فرمائے اس زمانہ کے لوگ ان صورتوں کو ضرور بعید از وقوع سمجھتے ہوں گے، لیکن عصر حاضر نے ان صورتوں یا ان کے امثال کو واقع کر دکھایا۔ چنانچہ فقہاء کرام نے اس سلسلے میں ایک جزئی ارشاد فرمایا ہے جس سے زیر بحث مسئلہ کا حکم واضح ہو جاتا ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص گوشت کی بوٹی یا لقمہ پر دھو کر باندھے پھر اسے حلق سے اتار کر معدہ تک پہنچا دے اور ڈورا ہاتھ میں رہے اور یہ اطمینان ہو کہ لقمہ کا کوئی معدہ میں نہیں رہ گیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا،

(دیکھئے در مختار، ص ۱۳۵، ج ۲، مطبوعہ مصر)

لہٰذا اگر انڈوسکوپی کی یہ جدید شکل روزہ نہیں توڑے گی۔ اختتام بحث سے قبل اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کی حالت میں سرمہ ڈالنا یا اس کا حکم فرمانا ثابت نہیں اور اس سلسلے میں مروی تمام احادیث ضعیف ہیں اس قسم کی متعدد احادیث اور ان کی اسناد پر مفصل جرم کے لئے فتح القدیر، ص ۲۷، ج ۲، مطبوعہ مصر اور مرقات شرح مشکوٰۃ، ص ۵۰۵، ص ۵۰۶، ج ۴، مطبوعہ المکتبہ التجاریہ، مکہ مکرمہ ملاحظہ ہو۔ یہاں صرف ایک حدیث اور پھر اس کی فنی حیثیت پر امام ابوعیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ کا کلام نقل کیا جاتا ہے۔

ترمذی شریف باب ماجاء فی الکحل للصائم میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے:

جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اشتکت عینی افاکتحل و انا صائم قال نعم و فی الباب عن ابی رافع قال عیسیٰ حدیث انس حدیث اسنادہ لیس بالقوی ولا یصح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ھذا الباب شیی و ابو عاتکۃ یضعف و احتلف اھل العلم فی الکحل للصائم فکرھہ بعضھم وھو قول سفیان و ابن المبارک و احمد و اسحٰق و رخص بعض اھل العلم فی الکحل للصائم۔

ترجمہ: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا میں روزہ رکھتے ہوئے سرمہ لگا سکتا ہوں فرمایا ہاں

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ : امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

(امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ) اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے اور حدیث انس (جس کا ابھی ذکر ہوا) کی سند قوی نہیں اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحت کے ساتھ ثابت نہیں اور ابو عاتکہ (جو حدیث انس کے راوی ہیں) کو ضعیف مانا جاتا ہے اور اہل علم نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے میں اختلاف کیا ہے بعض اسے مکروہ کہتے ہیں حضرت سفیان ثوری ابن المبارک، امام احمد اور اسحٰق کا یہی قول ہے اور بعض اہل علم نے روزہ دار کو سرمہ لگانے میں رخصت دی ہے۔

الغرض اکتحال فی الصوم کے جواز میں وارد احادیث ضعیف ہیں۔ بلکہ روزہ کی حالت میں سرمہ ڈالنے کی ممانعت پر بھی بعض ضعیف احادیث موجود ہیں، چنانچہ سنن ابی داؤد میں حضرت معبد بن ہودہ سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے وقت مشک ملے ہوئے اثمد (سرمہ کی ایک قسم) لگانے کا حکم فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا لیتقه الصائم یعنی روزہ دار اس سے بچے۔

اسی حدیث سے قاضی ابن ابی لیلیٰ اور ابن شبرمہ (یہ دونوں تابعی ہیں اور حضرت امام اعظم کے معاصر ہیں) نے یہ استدلال کیا ہے کہ سرمہ لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ چنانچہ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد میں ہے:

و قد استدل لهذا الحديث ابن شبرمته و ابن ابی لیلیٰ وقالا ان الکحل یفسد لصوم، ص۲۸۳، ج ۲، مطبع بیروت۔

البتہ یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ روزہ میں سرمہ لگانے کی احادیث اگرچہ ضعیف پر مگر احادیث ضعیفہ کا مجموعہ قابل استدلال ہوتا ہے جیسا کہ امام ابن الہمام اور علامہ علی قاری نے اس کی تصریح فرمائی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مجموعہ کی قوت مسلم ہے مگر یہ حدیث صحیح الفطر مما دخل کے معارض ہیں اور احناف تعارض کے وقت محرم کو مبیح پر ترجیح دیتے ہیں چونکہ الفطر مما دخل سے روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے کی حرمت ظاہر ہوتی ہے اور اکتحال فی الصوم کی احادیث سے سرمہ ڈالنے کا جواز نکلتا ہے لہٰذا الفطر مما دخل کی روایات اکتحال فی الصوم کی روایات پر راجح قرار پائیں گی۔

نیز الفطر مما دخل کی روایت ضابطہ کلیہ بیان کر رہی ہے اور اکتحال فی الصوم کی روایات اس ضابطہ کلیہ کے خلاف ایک امر جزئی (آنکھ میں سرمہ ڈالنا) بیان کر رہی ہیں اور احناف ایسی

صورت میں اس روایت کو قبول کرتے ہیں جو ضابطہ کلیہ بیان کر دی ہو۔

(خلاصہ تذکرۃ المحدثین بحوالہ عمدۃ القاری، ص ۸۹)

پھر الفطر مما دخل کی روایت موید بالقیاس ہے اور اکتحال فی الصوم کی روایات موید بالقیاس نہیں بلکہ مخالف قیاس ہیں اس لئے بھی الفطر مما داخل کی حدیث راجح ہونی چاہئے۔

آخر میں اہل علم سے نظر انصاف کی درخواست ہے۔ وہ ناچیز کی ان معروضات کو عیاذا باللہ طعن علی الفقہاء پر محمول نہ فرمائیں۔ راقم نے جو کچھ کہا ہے وہ انہیں فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالی کی آراء سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے کہا ہے۔ اس میں اگر میری کوئی کاوش ہے تو صرف اس قدر ہے کہ میں نے طبی نقطہ نظر کو جاننے کی پوری پوری کوشش کی اور اسے جاننے کے بعد انہیں حضرات کے بیان قواعد وضوابط کی روشنی میں شرعی حکم بیان کیا ہے، اگر ان کے زمانہ میں میڈیکل سائنس کی موجودہ سامنے آجاتی تحقیق سا تو یقیناً مسئلہ مجوثہ عنہا میں ان کا وہی ارشاد ہوتا جو راقم عرض کر چکا ہے۔

هذا ما عندی والعلم عندالله تعالی۔

اہلِ اسلام کو

ماہِ صیام مبارک ہو

منجانب: المہر ٹریڈرز ☆ جوڑیا بازار ☆ کراچی

کراچی سے نئی آب وتاب اورنئی مجلسِ ادارت کے ساتھ

ماھنامہ المقصود کراچی

زیرِ سرپرستی جناب پروفیسر محمد مقصود الٰہی صاحب نقشبندی

پتہ: مرکز مقصود العلوم FC ایریا لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی۔ فون 6342225

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالی : الفقهاء كلهم عيال ابی حنيفه فی الفقه ☆